www.KitaboSunnat.com

انٹرویو — شہباز انور خان

روزنامہ اِنصاف کا مدیر اعلیٰ سے ملکی حالات پر انٹرویو

ملک کے ایک نئے روزنامے ''انصاف'' نے مدیر اعلیٰ ماہنامہ 'محدث' سے انٹرویو اپنے اتوار ایڈیشن ۲۷ر فروری ۲۰۰۰ء میں شائع کیا ہے۔ بعض ضروری تصحیحات کے ساتھ اسے ''محدث'' کے صفحات میں جگہ دی جارہی ہے۔ (ادارہ)

مولانا حافظ عبدالرحمن مدنی کا شمار ملک کے معروف علماء، دینی سکالرز اور قانون و شریعت کے ماہرین میں ہوتا ہے۔ مذہب اور دین کے حوالے سے انہوں نے غیر معمولی تحقیقی کام کیا ہے۔ آپ انسٹیٹیوٹ آف ہائر سٹڈیز (شریعت و قضاء) کے ڈائریکٹر، اسلامک ریسرچ کونسل کے سیکرٹری جنرل اور اسلامک ہیومن رائٹس فورم کے ڈائریکٹر کی حیثیت سے خدمات انجام دے رہے ہیں۔ طالبات کی جدید دینی تعلیم کے لئے انہوں نے اکیڈمی بھی قائم کر رکھی ہے جہاں بچیوں کو جدید تقاضوں کے مطابق دینی تعلیم دی جاتی ہے۔ حافظ عبدالرحمن مدنی کا اب تک کا بڑا اہم تحقیقی کام نبی اکرمؐ کے تمام فیصلوں کو یکجا کرنا ہے جس کی پہلی جلد تیار ہو چکی ہے۔ یہ فیصلے عربی زبان میں ہیں جنہیں لاہور ہائی کورٹ کے جسٹس ڈاکٹر منیر مغل انگریزی زبان میں ترجمہ کر رہے ہیں جبکہ ان فیصلوں کا اُردو اور فرانسیسی زبان میں بھی ترجمہ کیا جائے گا۔ اسی طرح ان کے زیر اہتمام پاکستان کی ۵۲ سالہ تاریخ کے دوران اعلیٰ عدالتوں کے فیصلوں کے اہم قانونی نکات کو اختصار کے ساتھ ۶ جلدوں میں اکٹھا بھی کر لیا گیا ہے جبکہ خلفائے راشدین کے فیصلوں پر مبنی ۶ جلدوں کا مواد بھی تیار ہے۔ مولانا مدنی سے حال ہی میں ایک نشست ہوئی جس میں ملک کے موجودہ حالات کے تناظر میں گفتگو ہوئی جس کی تفصیل قارئین کے لئے پیش خدمت ہے

☆...... حکومت حدود آرڈی نینس میں تبدیلی پر غور کر رہی ہے تاکہ اس کی متنازعہ شقیں ختم کی جاسکیں، وہ متنازعہ شقیں آپ کی نظر میں کون کونسی ہیں اور ان میں ضرر رساں پہلو کیا ہے؟

حافظ عبدالرحمن مدنی: حدود آرڈی نینس جن لوگوں نے بنایا اور جن حالات میں بنایا تھا، اس کے اندر بہت سی چیزیں ناقص رہ گئی ہیں۔ ہمارے موجودہ قانونی سسٹم میں قوانین میں زیادہ تفصیل دینے کی بجائے اعلیٰ عدالتوں کو یہ اختیار ہونا چاہئے کہ وہ شرعی قوانین کی تکمیل اپنی قانونی تعبیر کے ذریعہ کریں۔ اور شریعت کے مطابق ان کا اِطلاق کریں۔ ہمارا اینگلو سیکسن لاء بالکل جامد ہے، اس میں بڑی تبدیلی اور اِصلاح کی ضرورت ہے۔ کتاب و سنت ہی اسلامی شریعت کی اَساس ہے، فقہ تو اس کی وقتی تعبیر و تشریح

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے لہٰذا ملک میں کسی اکثریتی فقہ کی بجائے کتاب و سنت کا نفاذ ہونا چاہئے جس کے لئے فقہاء کی تقابلی آراء کی حیثیت قانونی نظائر کی ہے۔ بعض سیکولر لوگ حدود آرڈیننس کی مخالفت محض اس بنیاد پر کر رہے ہیں کہ حدود آرڈی نینس اسلام کے نام پر ملک میں نافذ ہو گیا ہے حالانکہ کسی قانون کو اسلام کی بنیاد پر مسترد کرنا بڑا خوفناک رجحان ہے۔ حکمران اگر ایسا کریں گے تو اس کا مطلب اسلامی شریعت کی بجائے لادینیت کی حمایت ہو گا۔

☆...... ماضی میں علماء و فقہا حکومت وقت سے دور رہنے میں ہی عافیت سمجھتے تھے جبکہ ہمارے دور میں علماء وقت کے حکمرانوں سے قربت کا موقع ہاتھ سے نہیں گنواتے، علماء کے اس طرزِ عمل کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟

حافظ عبد الرحمٰن مدنی: علماء کی طرف سے حکومت سے قربت یا بعد کا معاملہ مصلحت سے متعلقہ ہے۔ حالات کے تحت بسا اوقات حکمرانوں سے بعد مناسب ہوتا ہے اور حالات ہی کے تحت بسا اوقات حکمرانوں سے قربت بہتر ہوتی ہے اگر حکمرانوں کا قرب اس لئے اپنایا جائے کہ اس سے ذاتی مفادات حاصل کئے جائیں اور ان سے فوائد حاصل کر کے ان کی حمایت کی جائے تو یہ درست نہیں ہے۔ یہ سراسر کردار کی بات ہے۔ ضیاء الحق کے دور میں ایسے لوگ جن کو شروع میں ضیاء الحق نے اہمیت دی انہوں نے ضیاء الحق کی پرزور وکالت کی لیکن جب نظر انداز کر دیئے گئے تو وہی لوگ ضیاء الحق کے شدید مخالف ہو گئے۔

☆...... حکومت کی اب تک کی کارکردگی پر تبصرہ فرمائیں؟

حافظ عبد الرحمٰن مدنی: موجودہ حکومت نے ابھی تک اسلام کے بارے میں عوام کے جذبات کو ملحوظ نہیں رکھا بلکہ نظر انداز کئے ہوئے ہے۔ فوجی حکمران کرپشن کے خاتمے اور اقتصادی بحالی کو ترجیح دے رہے ہیں۔ عوام کی طرف سے اگرچہ حکومت کی مخالفت بھی نہیں کی جارہی کیونکہ وہ انتظار کر رہے ہیں حالانکہ وہ حکومتی کارکردگی سے مطمئن نہیں ہیں۔ پاکستان کی اقتصادی بدحالی کی وجہ عالمی اداروں کی پالیسیاں ہیں جو اسلام دشمنی کی بنا پر پاکستان کو بدحالی کا شکار بنائے ہوئے ہیں۔ عالمی قوتوں کے نزدیک پاکستان کا سب سے بڑا جرم اس کا نظریہ اور اس کی پہلی مسلمان ایٹمی قوت ہونا ہے۔ ان کی اسلام دشمنی کا ایک ثبوت یہ بھی ہے کہ پاکستان کے ایٹم بم کو تو وہ اسلامی بم کا نام دیتے ہیں لیکن اسرائیل کے ایٹم بم کو یہودی بم نہیں کہتے۔ بوسنیا وغیرہ کے مسلمان کوئی پرانے مسلمان نہیں۔ وہ بہت اچھے مسلمان بھی نہیں ہیں وہ تو اسلام کا نام ہی باقی رکھ سکے ہیں۔ انہیں کس بات کی سزا دی جارہی ہے محض اس لئے کہ یورپ کے اندر اسلامی ملک کا قیام انہیں کھٹکتا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆......عالم کفر سے نجات اور بچاؤ کے لئے کیا حکمتِ عملی اپنائی جاسکتی ہے؟

حافظ عبدالرحمن مدنی: ان طاقتوں سے بچاؤ کا یہی طریقہ ہے کہ ہم اپنے حقیقی دشمن کو پہچانیں، وہ پاکستان کی اسلام کی وجہ سے دشمن ہیں کیونکہ یہ ملک اسلام کے نام پر بنا ہے، اس لئے اس کو معاف نہیں کیا جاسکتا۔ اس حقیقت کو سمجھ کر مسلمانوں سے باہم تعلقات بہتر سے بہتر بنائے جائیں۔ اقتصادی بحالی کی واحد صورت یہ ہے کہ ہماری دوستی اور دشمنی اسلام کے نام پر ہو۔ اس وقت مسلمان ممالک جغرافیائی اعتبار سے مربوط ہیں۔ عالمی قوتوں نے مسلمانوں کی قوت اور تنظیم کو کمزور کرنے کے لئے ایران کو افغانستان سے، عراق کو کویت اور سعودی عرب سے لڑوا دیا۔ یہ تاثر غلط ہے کہ بھارت کے ساتھ ہمارے تعلقات بہتر ہو جائیں تو ہم چین سے رہ سکیں گے۔ بھارت اور اسرائیل کفر کے ایجنٹ کا کردار ادا کر رہے ہیں۔ بھارت اور اسرائیل کی دشمنی پاکستان کے ساتھ نہیں بلکہ اسلام کے ساتھ ہے۔

☆......موجودہ حکومت میں ملکی ترقی وخوشحالی کے حوالے سے 'سرکاری' این جی اوز کے کردار پر روشنی ڈالیں۔

حافظ عبدالرحمن مدنی: پاکستان میں اقتصادی حالت کی بحالی کی بات کی جارہی ہے، لیکن جن لوگوں سے کام لیا جارہا ہے وہ ورلڈ بینک اور عالمی مالیاتی ادارہ کے ملازم ہیں جنہوں نے پاکستان کو اقتصادی غلامی کے شکنجے میں کسا ہے۔ ان اداروں کا مشن پاکستان کی اقتصادی بحالی نہیں بلکہ بدحالی ہے۔ اس لحاظ سے میں پاکستان کے بارے میں پرامید نہیں ہوں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ اسلام کا جذبہ اجاگر کیا جائے اور ان اداروں پر تکیہ کرنے کی بجائے عالم اسلام سے روابط مستحکم کئے جائیں جن کا دشمن ایک ہے۔ کیونکہ قرآن کی رو سے عالم کفر ایک ہے۔ وہ پاکستان، سعودی عرب، ایران یا افغانستان کا مخالف نہیں بلکہ اسلام کا مخالف ہے۔ یہود ونصاریٰ ہمیں اتنا کمزور بنا دینا چاہتے ہیں کہ پاکستان سانس بھی نہ لے سکے۔ اسلام اور اسلام کے نام پر جو کام بھی ہوا، اس کو جتنا فروغ دیا جاسکتا ہے حکومت اسے فروغ دے۔ پاکستان میں بھی بہت سا کام کرنا باقی ہے۔ اس وقت سرکاری سطح پر صرف ایک ہی اسلامی تعلیم دینے والی یونیورسٹی ہے جو اسلام آباد میں قائم ہے جو ناکافی ہے۔ کم از کم ۲۵/۳۰ اسلامی یونیورسٹیاں قائم کی جانی چاہئیں۔

☆......۱۲/ اکتوبر کے بعد قائم ہونے والی حکومت کے عہدیداروں نے جو حلف اٹھایا تھا، اس میں عقیدۂ ختم نبوت کی شق نکال دی گئی تھی۔ آئین کی رو سے حکومت کا یہ اِقدام کیا جائز تھا؟

حافظ عبدالرحمن مدنی: پاکستان کی صورتحال اتنی حساس ہے کہ قادیانی ہر لمحہ اس کے خلاف سازشوں میں لگے ہوئے ہیں۔ اس لئے حلف کے متن میں سے ختم نبوت کی شق خارج کرنا تشویشناک ہے۔ حکومت کو بھی مسلمانوں کو مطمئن کرنے کے لئے اس غلط اقدام کو نظر انداز نہیں کرنا چاہئے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلمانوں خصوصاً دینی حلقوں میں اس سے جو اضطراب اور تشویش پیدا ہوئی ہے اس کا ازالہ بے حد ضروری ہے۔

☆...... امریکی صدر بل کلنٹن کے دورۂ پاکستان کے کیا اثرات مرتب ہو سکتے ہیں، ان کا پاکستان آنا پاکستان کے لئے کس قدر فائدہ مند ہو سکتا ہے؟

حافظ عبدالرحمن مدنی: صدر کلنٹن اگر یہاں مہمان کی حیثیت سے آتے ہیں تو خیر ہے۔ لیکن سپر پاور کے طور پر آئے تو اس حیثیت میں ان کا آنا پاکستان کے لئے نقصان دہ ہو سکتا ہے۔ سپر قوت کا زیردست قوت سے ملنا اچھی میزبانی نہیں ہو سکے گی۔ ہمارے ملک کو خوددار بننا چاہئے وہ مہمان کے طور پر آئے تو ان کو عزت دی جائے لیکن موقف میں ہرگز تبدیلی نہ لائی جائے۔ مجھے تو خدشہ ہے کہ وہ پاکستان پر دباؤ ڈال کر اسے مجبور کر کے اپنے مفادات حاصل کرنے کی کوشش کریں گے اور ہمارے حکمران دباؤ میں آکر تھالی میں رکھ کر کچھ انہیں دے، نہ دیں وہ دن بڑا خوفناک ہوگا۔ پاکستان کے خوددار عوام ایک بات پر متفق ہیں کہ وہ امریکہ کی غلامی میں نہیں جانا چاہتے۔ خطرہ یہ ہے کہ پاکستان اپنے آپ کو غلام تصور نہ کر لے۔ سی ٹی بی ٹی پر دستخط کر دیئے تو غلامی بھی آجائے گی۔ اللہ نہ کرے ہم وہ دن دیکھیں۔ ویسے اگر امریکی صدر نہ بھی آئیں تو پاکستان کو اقتصادی طور پر بدحال کرنے کا کام ہو رہا ہے یہاں ورلڈ بینک اور آئی ایم ایف کے نمائندے بھرپور کردار ادا کر رہے ہیں۔ حکومت سٹیٹس کو کی کیفیت ختم کرے، اسلام کے بارے میں اپنا نقطۂ نظر واضح کرے۔ عوام کی فوج کے ساتھ عقیدت کی وجہ یہ ہے کہ وہ اسے اسلامی فوج سمجھتے ہیں۔ موجودہ پالیسی کے نتیجے میں ان میں مایوسی پھیل رہی ہے اگر یہ رویہ اسی طرح برقرار رہا تو لوگ مایوسی چھوڑ کر میدان میں آجائیں گے۔

☆...... آپ کی نظر میں کس حکومت کے دور میں نفاذِ اسلام کے سلسلے میں کام ہوا؟

حافظ عبدالرحمن مدنی: میرے خیال میں جنرل ضیاء الحق کے دور میں دینی فضا زیادہ بہتر انداز میں ہموار ہوئی۔ اس دور میں اسلام کے نفاذ کا سب سے زیادہ زوردار نعرہ لگایا گیا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کا مارشل لاء تحریکِ نظامِ مصطفیٰ کا نتیجہ تھا۔ ان سے قبل بھٹو کے دور میں شراب کو ممنوع قرار دیا گیا حالانکہ انہوں نے خود اعتراف کیا تھا کہ وہ شراب پیتے ہیں، اس طرح جمعہ کی چھٹی کا اعلان بھی بھٹو ہی کے دور میں ہوا۔ سب سے بڑھ کر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ لیکن نواز شریف کے دور میں تمام کوششیں اسلام کے نفاذ کی بجائے اِقتدار کو مستحکم کرنے کے لئے کی گئیں۔ دستوری ترامیم کی منظوری بھی حکومت کو دوام دینے کے لئے حاصل کی گئیں۔ اقتدار میں آنے کے بعد سب سے پہلا اقدام انہوں نے جمعہ کی چھٹی ختم کر کے اتوار کی چھٹی کا اعلان کر کے کیا۔ اس سے ہٹ کر کہ اسلام میں چھٹی کا تصور

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے یا نہیں ہمارا موقف یہ ہے کہ اگر چھٹی کرنا ہی تھی تو پھر جمعہ کو ہی ترجیح دی جانی چاہئے تھی۔

☆...... آپ حکومت کے حلیف تھے، آپ نے اس ضمن میں کیا کردار ادا کیا؟

حافظ عبدالرحمٰن مدنی: ہماری جماعت کی سیاست "اہلحدیث اتحاد کونسل" کے حوالے سے ہوتی رہی ہے۔ میں اتحاد کونسل کی ایگزیکٹو کونسل کا رکن ہوں۔ میں نے ان تمام اقدامات کی مخالفت کی، اس کے علاوہ ہم نفاذِ شریعت کے حوالے سے بھی حکومت پر عملی طور پر احتجاج کرتے رہے ہیں۔

☆...... سپریم کورٹ کی طرف سے سود کے خاتمے کے بارے میں تاریخی فیصلے میں آپ کا بھی بڑا کردار رہا ہے، اس فیصلے پر عمل درآمد کے ضمن میں آپ کیا توقع رکھتے ہیں؟

حافظ عبدالرحمٰن مدنی: سپریم کورٹ کے شریعت بنچ نے بلاشبہ تاریخی فیصلہ دیا ہے۔ جسٹس وجیہ الدین کا کردار بھی مثالی ہے۔ عدالتِ عظمیٰ نے اس سلسلے میں مکمل جامع اور بہترین فیصلہ دیا ہے اور اس کے نفاذ کے سلسلے میں بھی حکومت کو مکمل رہنمائی مہیا کردی ہے۔ حکومت نے اگرچہ عدالت کے حکم پر ایک ماہ کے اندر کمیشن تشکیل دے دیا ہے، اب حکومت کے لئے یہ سنہری موقع ہے کہ اس کا نفاذ کرے۔ البتہ ایک بات محل نظر رہے کہ حکومت نے جو ۱۱ رکنی کمیشن بنایا ہے، اس کے ارکان کی اکثریت سود کی حمایتی ہے۔ عوام کی نظریں اب حکومت پر ہیں کہ وہ کیا قدم اُٹھاتی ہے۔

☆...... صدرِ مملکت جناب رفیق تارڑ سے آپ کے بہت قریبی مراسم ہیں۔ اس حوالے سے ان سے کیا توقع رکھتے ہیں؟

حافظ عبدالرحمٰن مدنی: صدر رفیق تارڑ اس ادارے کے طالب علم بھی رہے اور اس کے سربراہ بھی۔ اس لئے ان سے تعلق سے انکار نہیں ہے لیکن ان کا پاکستان کے آئین کی رو سے کوئی کردار نہیں ہے وہ قانونی طور پر محض ڈمی ہیں۔ آٹھویں ترمیم کے بعد تو گویا انہیں لاتعلق کردیا گیا ہے۔ اس وقت ان کا کوئی کردار نہیں رہا، وہ تو صرف ایک شوپیس ہیں تاہم میں ان کی ذاتی نیکی کا قائل ہوں۔

☆...... دینی مدارس کے طلبہ جدید علوم سے نابلد رہتے ہیں جس کی وجہ سے وہ معاشرے میں مؤثر کردار ادا کرنے سے معذور ہیں جب کہ مغربی طاقتیں ان دینی تعلیم کے مراکز کو دہشت گردوں کی تربیت گاہ کا نام دے رہی ہیں۔ آپ کا کیا تبصرہ ہے؟

حافظ عبدالرحمٰن مدنی: ہمارے دینی نظامِ تعلیم کا ارتقاء سامراج کے آنے کے بعد وہیں رک گیا جو روایتی نظام تھا، اس کی ارتقائی شکل میں بہت سی کمزوریاں پیدا ہو گئی تھیں۔ اس کو اب زمانے کے ساتھ ہم آہنگ کرنا چاہئے۔ ان کمزوریوں کو دور کرنا چاہئے۔ برصغیر میں مسلمانوں کے اندر جہادِ اسلامی کی بنیادی وجہ یہ دینی مدارس ہیں جنہیں عالمی طاقتیں کسی نہ کسی طریقے سے ختم کرنا چاہتی ہیں اور چاہتی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں کہ مدارس کے لوگ حجروں تک محدود ہو جائیں اور خانقاہی صورت میں تبدیلی نہ ہو۔ وہ دہشت گردی کے نام سے ان مدارس کو بند کرانا چاہتے ہیں۔ جہادِ افغانستان میں اسلام کا نعرہ ہی پیش پیش تھا جس کی دنیا بھر کے مسلمانوں نے حمایت کی۔ امریکہ نے بھی اپنے مفاد کی خاطر اس کی حمایت کی اور مطلب نکل جانے کے بعد اس نے اپنی راہ لی لیکن مسلمانوں کا جہاد کا جذبہ ٹھنڈا نہیں ہوا۔ اسلام کا تصورِ جہاد دہشت گردی کے بالکل برعکس ہے۔ جہاد کا مقصد کمزوروں، بے سہاروں اور مظلوموں کے کام آنا ہے۔ مدارس کے اندر دہشت گردی کا کوئی تصور ہی نہیں وہاں اسلام اور سلامتی کی تعلیم دی جاتی ہے، محض جہاد کے نعرے کی وجہ سے اسے دہشت گردی کا نام دیا جا رہا ہے۔

☆...... اگر حکومت نے ان مدارس پر پابندی عائد کرنے کا فیصلہ کیا تو آپ کا ردِ عمل کیا ہوگا؟

حافظ عبدالرحمٰن مدنی: دینی مدارس پر پابندی کبھی برداشت نہیں کی جاسکتی لیکن جہاں تک انہیں ترقی دینے اور ان کے مخلصانہ اصلاحِ احوال کی باتیں ہیں، ہم اس کی پوری تائید کرتے ہیں۔

☆...... کیا دینی و مذہبی جماعتیں ایک پلیٹ فارم پر اکٹھی نہیں ہو سکتیں؟

حافظ عبدالرحمٰن مدنی: تمام دینی و مذہبی جماعتیں ایک پلیٹ فارم پر ہی جمع ہیں، اختلاف صرف سیاسی ہے۔ حتیٰ کہ جن مسائل میں اختلاف ہے، وہ معاشرتی نہیں بلکہ مسجد کے ہیں۔ ان تمام جماعتوں کا موقف ایک ہے۔ اختلاف کی وجہ سیاسی اتحاد ہیں یا اقتدار کی سیاست۔ جمعیت علمائے اسلام، جمعیت علمائے پاکستان، جماعتِ اسلامی حتیٰ کہ تحریکِ جعفریہ بھی نفاذِ اسلام پر متفق ہیں۔ شریعت بل کی تحریک کے معاملے میں تمام دینی جماعتیں اکٹھی ہیں۔ جامعہ المنتظر نے بھی شریعت بل کی حمایت کی تھی۔ اب اگر کوئی یہ کہے کہ ان جماعتوں میں سو فیصد اتفاق ہو تو یہ مشکل ہے۔

☆...... اہلحدیث میں دھڑے بندی یا گروپ بندی کو کس نظر سے دیکھتے ہیں؟

حافظ عبدالرحمٰن مدنی: اہلحدیث کی تنظیمیں تو مختلف ہیں لیکن ان کا سیاسی موقف ایک ہے۔ تنظیموں کے الگ الگ ہونے کی وجہ ذاتی مفادات ہیں لیکن متعدد تنظیموں سے کچھ فرق نہیں پڑتا، شرط یہ ہے کہ وہ آپس میں نہ اُلجھیں۔ اہلحدیث جماعتوں کی سیاسی قوت اہلحدیث اتحاد کونسل ہے، تمام جماعتیں سیاسی معاملات میں اتحاد کونسل کے تابع ہیں۔ اسی طرح اہلحدیث جہاد کونسل جہادی تنظیموں کے درمیان رابطے اور اشتراکِ عمل کا ذریعہ ہے۔

☆...... شریعت کورٹس کے اختیارات کے بارے میں آپ کی کیا تجاویز ہیں۔

حافظ عبدالرحمٰن مدنی: شریعت کورٹس مختلف مسائل و معاملات کی شریعت کے مطابق تفسیر و تعبیر کرتی اور شریعت کی روشنی میں رہنمائی کرتی ہیں لیکن ان کورٹس کیلئے ججوں کی تقرری کا معیار درست

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں۔ یہاں ججوں کو فقہ میں مہارت کی بنیاد پر نہیں بلکہ ان کی انگریزی کی بنیاد پر مقرر کیا جاتا ہے۔

☆...... نیشنل سکیورٹی کونسل میں ڈاکٹر محمود احمد غازی کو بھی شامل کیا گیا ہے جو عالم دین ہیں ان کی موجودگی میں موجودہ سیٹ اَپ سے نفاذِ اسلام کی کوئی توقع رکھی جاسکتی ہے۔

حافظ عبدالرحمن مدنی: سوال یہ ہے کہ وہ حکومت میں کس قدر مؤثر ہیں۔ اگر وہ اپنا مؤثر کردار ادا کرسکیں تو بہت اچھا ہے لیکن اگر انہیں محض نمائشی طور پر رکھا گیا ہو تو اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔

☆...... فرقہ واریت اور مذہبی منافرت کی وجہ کیا ہے اور اس پر کس طرح قابو پایا جاسکتا ہے؟

حافظ عبدالرحمن مدنی: فرقہ بندی کی اصل بنیاد تعصبات پر ہے۔ برصغیر میں شیعہ سنی کا مسئلہ پیدا نہیں ہوا تھا، یہ مسئلہ اس وقت پیدا ہوا جب عالمی سطح پر دو بلاک سامنے آئے ایک اہل تشیع کا اور دوسرا اہلسنت کا، جس کا پس منظر سیاسی تھا۔ یہ خود نہیں اُلجھے تاہم اس سے دوسرے لوگوں کو موقع مل گیا عقیدے کے اختلاف سے فرقہ پرستی پیدا نہیں ہوتی، تعصبات کی زیادہ تر وجوہ سیاسی ہیں۔ اس رجحان کے خاتمے کا واحد طریقہ تحقیقی رجحان پیدا کرنا ہے۔ علماء تحقیق کریں، فروعی اختلافات کو عام پلیٹ فارم پر لانے سے گریز کریں، اس سے مسائل میں شدت ختم ہو جائے گی۔

☆...... سی ٹی بی ٹی پر دستخطوں کے حق میں ہیں یا مخالفت میں؟

حافظ عبدالرحمن مدنی: سی ٹی بی ٹی کے دفعات کے اندر بظاہر تو کوئی خوفناک بات نظر نہیں آتی لیکن اگر آپ پولیس کو اجازت دیدیں تو پھر اس کا ہاتھ کون روک سکتا ہے جب امریکہ کو گھر کی تلاشی کا موقع مل گیا تو وہ وہی کچھ کرے گا جو عراق کے اندر ہو رہا ہے۔ اس لئے اس کی تائید کرنا درست نہیں۔

ادارۃ الاصلاح کا تربیتی اجتماع برائے علماءِ کرام

ادارۃ الاصلاح ...... مرکز البدر، بنگہ بلوچاں نزد پھول نگر (بھائی پھیرو) میں علماء کا تیسرا سہ روزہ تربیتی واصلاحی اجتماع ۲۵ر مارچ ۲۰۰۰ء بروز ہفتہ نمازِ ظہر سے شروع ہو کر ۲۷ر مارچ ۲۰۰۰ء بروز پیر نمازِ ظہر تک منعقد ہوگا (اِن شاءاللہ)

جس میں شیخ الحدیث حافظ ثناء اللہ مدنی، حافظ صلاح الدین یوسف، مولانا حافظ محمد شریف حافظ مسعود عالم، مولانا عبدالرشید مجاہد آبادی، پروفیسر مزمل احسن شیخ، قاری محمد ابراہیم میر محمدی اور دیگر علماءِ کرام تربیت فرمائیں گے۔ (محمد یحییٰ عزیز میر محمدی فون: 04943-510116)

نوٹ: علماء کے اجتماع کے اختتام پر عوام الناس کا سات روزہ تربیتی کورس بھی شروع ہو جائے گا جو آئندہ سے ہر ماہ ماہانہ اجتماع سے متصل باقاعدگی سے منعقد ہوا کرے گا۔ ان شاءاللہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ